مطبوعات

عفت" اشاعتِ خاص | زیرِ ادارت: عبدالوحید خاں۔ شائع کردہ ادارۂ خواتین۔ اچھرہ۔ لاہور

سالانہ چندہ: پانچ روپے صرف فی پرچہ آٹھ آنے۔

عورت کو جو اہم مقام کسی معاشرہ میں حاصل ہے وہ کسی دیدہ ور سے پوشیدہ نہیں خصوصاً کسی تہذیب و تمدن کی تعمیر و تخریب میں اس کا بڑا عمل دخل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی جب کسی تہذیب نے کسی قوم کو متاثر کرنے کے لیے کوشش کی تو اس نے سب سے پہلے گھر کی چار دیواری میں گھسنے کا منصوبہ تیار کیا۔ کسی غالب قوم کا مغلوب قوم کے نظامِ سیاست اور نظامِ معیشت کو تبدیل کر دینا نتائج کے اعتبار سے اتنا دُور رس نہیں ہوتا جتنا کہ عائلی نظام کا تغیر۔ ایک مضبوط خاندانی نظام وہ زبردست بند ہے جو تہذیب کے بڑے بڑے سیلابوں کو روک سکتا ہے۔ ایک تہذیب دوسری تہذیب کو اس وقت تک فتح نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ اس بند کو توڑ کر اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی جس قوم نے اپنے تہذیبی سرمایہ کو بچانا چاہا اُس نے عورت اور خاندان کو بیرونی اثرات سے محفوظ کرنے کی انتہائی کوشش کی۔ اس کے برعکس باہر سے آنے والی ہر اُس قوم نے جس نے سیاسی استیلاء کے ساتھ مغلوب قوم کی تہذیب کو بھی تباہ و برباد کرنے کا عزم کیا، اسے سب سے زیادہ فکر اس بات کی ہوئی کہ کسی نہ کسی طرح اس قوم کی خواتین میں نفوذ کیا جائے کیونکہ ان کے افکار و تخیلات اور سیرت و کردار کو بدل دینے سے، پھر پوری تہذیب بدل جائے گی۔

وہ لوگ جن کی پاکستان کے حالات و واقعات پر ایک گہری نظر ہے وہ اس حقیقت سے اچھی طرح واقف ہیں کہ اس ملک میں تہذیبِ اسلامی کو مٹانے کے لیے عورت کے ساتھ کیا شرمناک کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ یہاں کا بااختیار طبقہ جو یہاں یورپی تہذیب لانے کا آرزومند

ہے وہ اس حقیقت کو پوری طرح جانتا ہے کہ اس ملک میں ڈیڑھ سو سال کی غلامی کے بعد بھی اگر اسلامی تہذیب و تمدن کی کچھ اقدار باقی رہ گئی ہیں تو ان میں بڑا دخل یہاں کے خاندانی نظام کا رہا ہے۔ ماضی سے سبق لیتے ہوئے اب ان لوگوں نے اپنے پروگرام کو زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے اس بات کا پورا پورا التزام کیا ہے کہ کسی طرح اس "چراغ خانہ" کو "شمع انجمن" بنا دیا جائے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اب ساری توجہ اس بیچاری صنف نازک پر صرف کی جا رہی ہے اور اسے تہذیب و شائستگی سے بہرہ ور کرنے کے لیے یہاں کے حکمران سخت مضطرب ہیں۔ اس کوشش کے نتائج بھی اب ہمارے سامنے کھل کر آ رہے ہیں۔ معاشرہ کے اندر بے حیائی، فحاشی جس سرعت سے بڑھ رہی ہے وہ ایک نہایت ہی خطرناک طوفان کا پتہ دیتی ہے۔

ان حالات میں جو لوگ کہ اسلامی تہذیب و تمدن کو بچانے کے آرزومند ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ ہر قیمت پر خاندانی نظام کو محفوظ رکھیں اور حوا کی بیٹی کی سب سے زیادہ حفاظت اور پاسبانی کریں۔ اسی مقصد کے پیش نظر یہ رسالہ جاری کیا گیا ہے۔ اس میں نہایت ہی سلجھے ہوئے انداز میں مسلم خواتین کو اسلامی اقدار سے روشناس کرایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ تہذیب مغرب کے مہلک اثرات سے انہیں خبردار کرنے کی بھی پوری کوشش کی جاتی ہے۔

زیر نظر شمارہ جو اس پرچہ کا سالنامہ ہے ایک سو بیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں چھ مضامین، گیارہ افسانے اور تیرہ نظمیں ہیں۔ مضامین میں ابن فرید کا نفسیاتی مطالعہ بات بھی زینت ہے، اور عطیہ خلیل عرب کے مضامین کافی دلچسپ اور معلوماتی ہیں۔ افسانوں میں ادھورا نقش، دسائرن، اور بیگم بچی اچھے افسانے ہیں۔ حصہ نظم میں کوثر اعظمی کی نظم "شمع محفل یا کہ خاتون حرم" موقع و محل کی مناسبت سے تبصرہ نگار کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ اس شمارہ کا مجموعی معیار نہایت اچھا ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں تین چیزوں کی کمی محسوس ہوئی ہے ایک کہ اس میں قرآن و حدیث کے نقطہ نظر سے کسی معیاری مسلم خاتون کا نقشہ نہیں ملتا۔ مضامین، افسانے اور نظمیں یقیناً اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتی ہیں لیکن اس ضمن میں سب سے زیادہ